ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
★★★★★
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
masaelqta@gmail.com
03136823946
جلد نمبر:22 | یکم دسمبر تا 7 دسمبر 2019ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر:45

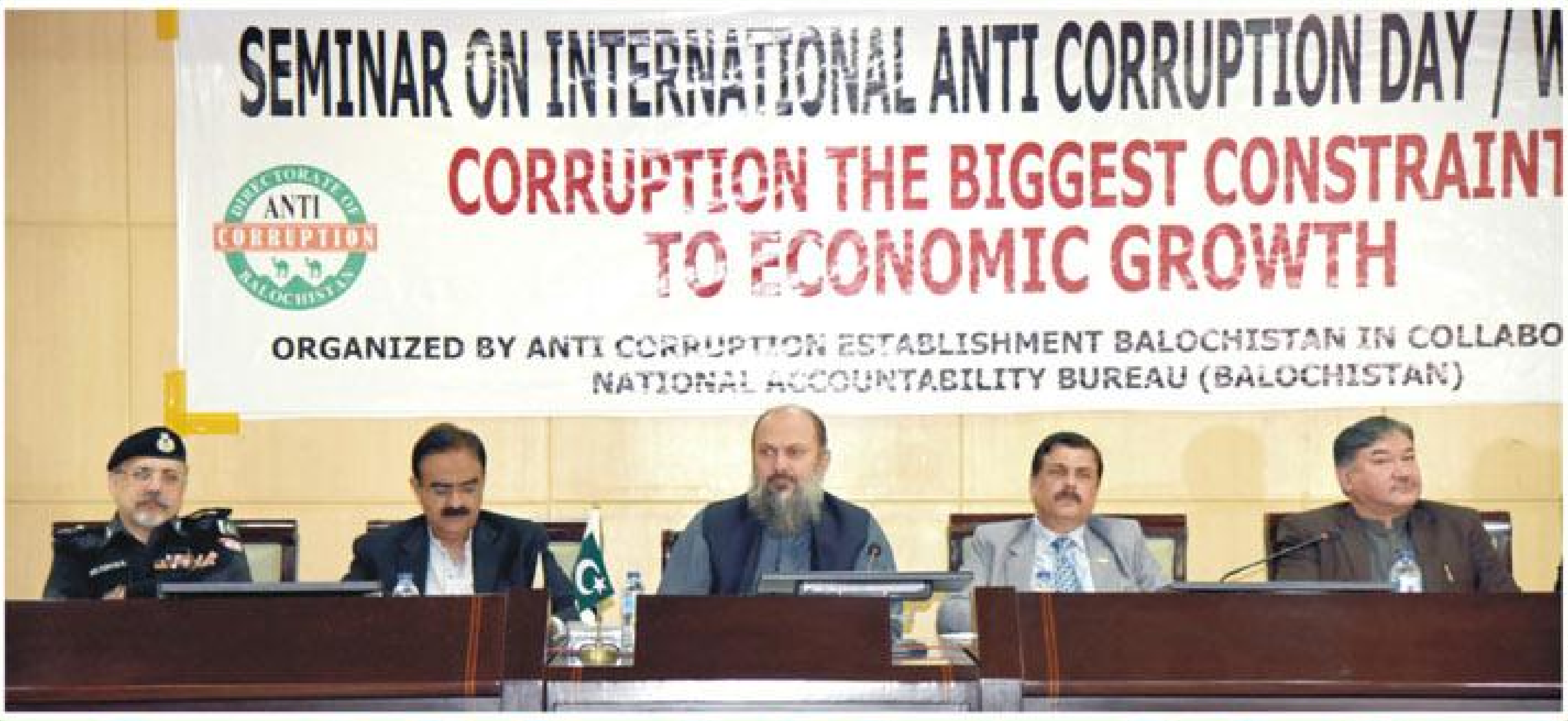

قومی احتساب بیورو بلا کسی خوف اور دباؤ کے تمام کیسز پر میرٹ پر کام کر رہا ہے

ڈی جی نیب بلوچستان

خصوصی رپورٹ
اسرار محمد کھیتران

ڈائریکٹر جنرل نیب بلوچستان فرمان اللہ خان نے کہا ہے کہ قومی احتساب بیورو بغیر کسی خوف اور دباؤ کے تمام کیسز پر میرٹ پر کام کر رہا ہے، چیئرمین نیب کی پالیسی کے مطابق نیب فیس نہیں کیسز دیکھتا ہے، کرپشن وہ ناسور ہے جو قیام پاکستان سے لیکر اب تک ہماری معاشی و معاشرتی سرحدوں پر اپنے حواریوں کے ساتھ لشکر آراء ہے، چند کالی بھیڑیں سارے کے سارے سسٹم کو داغدار کر دیتی ہیں، کرپٹ عناصر کا راستہ روکنے کیلئے سسٹم مضبوط بنانے کی ضرورت ہے، موجودہ قوانین، رولز، ریگولیشن میں حد درجہ نقائص کرپشن کی وجہ بنتے ہیں، نیب کو کرپٹ عناصر کے خلاف تمام قانونی کارروائیوں میں وزیراعلیٰ اور چیف سیکرٹری کا مکمل تعاون حاصل رہا ہے، پلی بارگین میں نیب کے مفاد کا تاثر غلط ہے، پلی بارگین عدالت کے ذریعے ریاست کے مفاد میں کی جاتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے انسداد بدعنوانی کے عالمی دن کی مناسبت سے سول سیکرٹریٹ میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان، مشیر برائے محکمہ عبدالخالق ہزارہ، چیف سیکرٹری بلوچستان فضیل اصغر، ایڈیشنل آئی جی بلوچستان اکرم نعیم، ڈائریکٹر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ بلوچستان ایاز احمد بلوچ بھی اس موقع پر موجود تھے ڈی جی نیب کا کہنا تھا کرپشن ہر شکل میں انسانی اقدار، اخلاقی روایات اور مذہبی اصولوں کے متضاد ہے کرپشن ہی وہ ناسور ہے جو قیام پاکستان سے لیکر اب تک ہماری معاشی و معاشرتی سرحدوں پر اپنے حواریوں کے ساتھ لشکر آراء ہے وقت کے ساتھ اس کا انداز بدل گیا، اطوار بدل گئے ہیں لیکن اس سے ملک کو پہنچنے والا نقصان ہماری نسلیں بھگت رہی ہیں۔ ڈی جی نیب بلوچستان نے بد انتظامی اور بیڈ گورننس کو کرپشن کی بنیاد قرار دیتے ہوئے سسٹم کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اظہار افسوس کیا کہ چند کرپٹ عناصر سارے سسٹم کو داغدار کر دیتے ہیں۔ قومی احتساب بیورو کا کام ملک سے کرپشن کو دور کرنا ہے نہ کہ قومی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنا۔ چیئرمین نیب جسٹس جاوید اقبال نے بھی پالیسی بیانات میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ نیب کسی بھی ایسے ڈیزائن کا حصہ نہ بنے گا جو کہ ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ کا باعث بنے انہوں نے مزید کہا موجودہ قوانین، رولز، ریگولیشن میں نقائص کرپشن کی وجہ بنتے ہیں۔ قوانین میں موجود سقم دور کرنا اور اصلاح کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے تاکہ سسٹم بذات خود مضبوط ہو۔ قومی احتساب بیورو بلوچستان صوبائی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے جس کے ذریعے موجودہ قوانین کا از سر نو جائزہ لیا جا سکے اور ان کو نئے سرے سے استوار کیا جا سکے۔ ڈی جی نیب نے واضح کیا کہ احتساب بیورو کرپٹ عناصر کی سرکوبی کے ساتھ ساتھ معاشرے کی فکری ترقی اور اصلاح کے لیے بھی برسر پیکار ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ رویوں اور سوچ کی تبدیلی سے ہم کرپشن، ناانصافی، عوامی وسائل کے غلط استعمال اور خرد برد و دیگر تمام معاشرتی برائیوں کا بھی خاتمہ کر سکتے ہیں۔ نیب بلوچستان اپنی سہ جہتی حکمت عملی کے ساتھ اداروں کو مضبوط بنانے کی حکمت عملی پر بھی سنجیدگی سے عمل پیرا ہے موجودہ حکومت اور نیب کی کاوشوں سے بلوچستان میں ترقیاتی عمل کو قوانین و ضوابط کے مطابق نہ صرف ڈھالا جا سکے گا بلکہ اس سے قومی وسائل کے صحیح استعمال کو یقینی بناتے ہوئے صوبے میں ترقی کی راہ ہموار ہوگی۔ فرمان اللہ خان نے کہا کہ نیب کو کرپٹ عناصر کے خلاف تمام قانونی کارروائیوں میں وزیراعلیٰ اور چیف سیکرٹری کا مکمل تعاون حاصل رہا ہے۔ قومی احتساب بیورو عوام اور حکومت کے ساتھ مل کر ملک سے کرپشن کے مکمل خاتمے کے لیے برسر پیکار ہے۔ انہوں نے کہا ہم سب مل کر کرپشن کے ناسور سے ملک کو پاک کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں اور ان افراد کی نشاندہی کریں گے جو لوگوں کے حقوق پر غاصب ہیں اور جائز کاموں میں رکاوٹیں ڈال کر کرپشن کا سبب بنتے ہیں اور عوامی وسائل کے لوٹ مار میں ملوث ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے کہا ہے کہ ایک مثالی معاشرے کی بنیاد انصاف اور توازن پر مبنی ہوتی ہے، انسان کسی ایک معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نظام

باقی صفحہ نمبر 3 پر

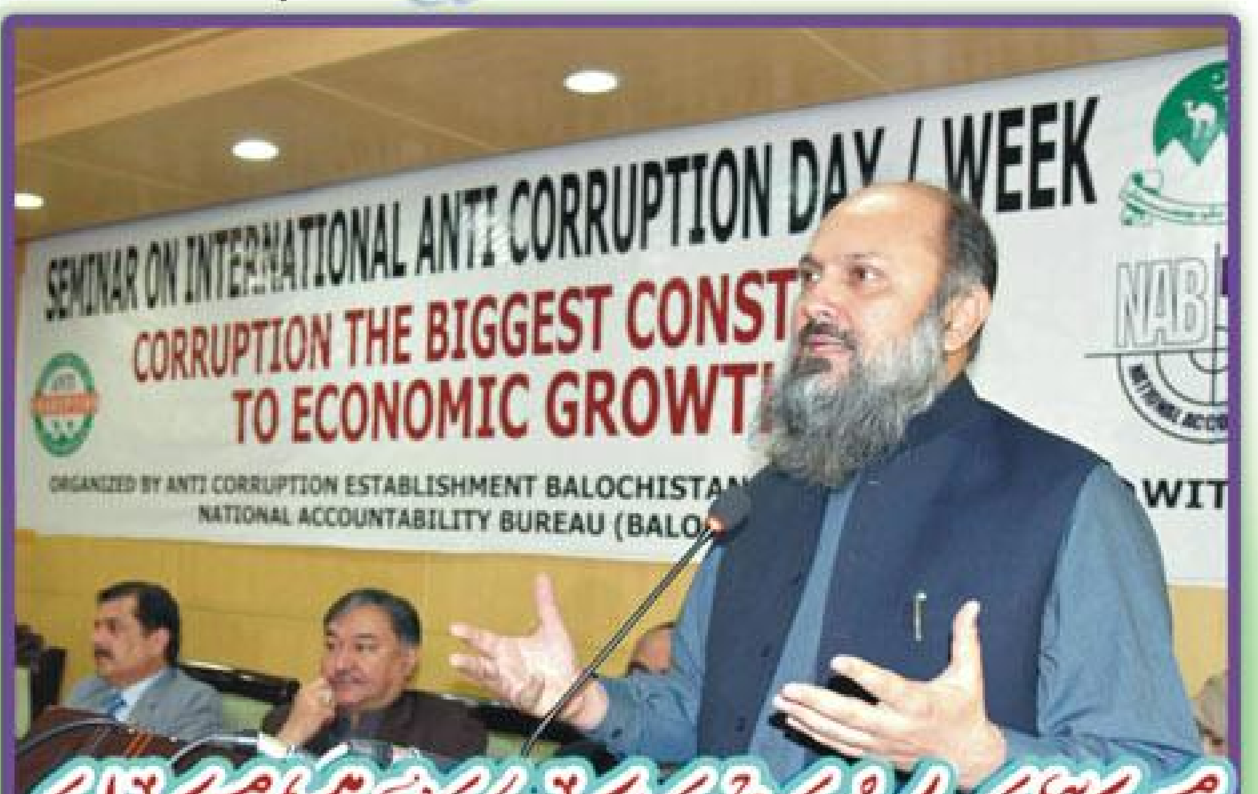

حکومت کرپشن کے مکمل خاتمے کے لئے سنجیدہ ہے، جام کمال

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپواکر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران
چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔ رابطہ نمبر: 03327865820 واٹس ایپ: 03136823946 Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اوران کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

قوانین کے مطابق مزدوروں کو انصاف کی فراہمی

تحریر: محمد رمضان اچکزئی

1973ء کے متفقہ آئین میں ریاست کے تمام شہریوں کے بنیادی حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس آئین کے آرٹیکل-17 میں تمام شہریوں کو ایسوسی ایشنز، یونینز اور سیاسی پارٹیاں بنانے کا حق حاصل ہے، آرٹیکل-5 کے مطابق تمام شہری برابری کا حق رکھتے ہیں اور آرٹیکل-25 میں شہریوں کے درمیان امتیازی سلوک کی ممانعت ہے۔ اسی طرح آئین میں دیگر بنیادی انسانی حقوق میں تعلیم، صحت، اظہار خیال، جلسے جلوس، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے، اپنے مذہب سے وابسطہ رہنے، تمام شہریوں کے درمیان اونچ نیچ کے خاتمے اور دیگر حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔ مزدوروں کیلئے عالمی سطح پر عالمی ادارہ محنت (آئی ایل او) 1919ء میں قائم ہوا اور یہ ادارہ اس وقت قائم کیا گیا جب 1917ء میں روس کا انقلاب آیا اور اس میں پسے ہوئے طبقات بالخصوص مزدوروں نے اپنی بھرپور قوت کے ساتھ روس میں اقتدار سنبھالا اور سرمایہ دارانہ نظام کو خطرات لاحق ہوئے۔ آئی ایل او نے حکومتوں، آجر اور اجیر کی سہ فریقی نمائندگی کو تسلیم کرتے ہوئے مزدوروں کی خوشحالی اور انہیں بنیادی حقوق دینے کیلئے کنونشنز منظور کیں اور ان میں کنونشنز نمبر 87 اور 98 مزدوروں کے حق انجمن سازی اور ان کے اجتماعی سوداکاری ایجنٹ کو تسلیم کیا گیا جن کی توثیق حکومت پاکستان نے بھی کی ہے اور انہی بین الاقوامی تسلیم شدہ کنونشنز کے مطابق آئین کے آرٹیکل-17 میں مزدوروں کو یونینز بنانے کا حق دیا گیا ہے اور اس وقت ملکی سطح پر بین الصوبائی اداروں کیلئے انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ-2012 اور آئین میں اٹھارویں ترمیم کے بعد صوبائی سطح پر ہر صوبے میں اپنا اپنا قانون اور صوبہ بلوچستان میں بلوچستان انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ-2010 بمعہ مزید ترمیمات موجود ہے۔ تسلیم کیے گئے اس آئینی اور قانونی حق کے مطابق سرکاری، نیم سرکاری، غیر سرکاری، صنعتوں، کول مائنز، ایگریکلچر اور ماہی گیری سمیت بہت سے کمرشل اداروں میں یونینز رجسٹرڈ کی گئی ہیں جن اداروں اور صنعتوں میں ایک سے زیادہ یونینز موجود ہیں ان کے درمیان اجتماعی سوداکاری ایجنٹ سی بی اے کیلئے ہر دو یا تین سال میں ریفرنڈم منعقد ہوتا ہے اور اس طرح ایک منتخب یونین جس کے عہدیداروں کا الیکشن بھی کیا گیا ہو اس یونین کے ذریعے مزدور اپنے اپنے اداروں میں اداروں کی ترقی، عوام اور صارفین کی خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی فلاح و بہبود کیلئے بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرتے ہیں۔ اداروں اور صنعتوں کی انتظامیہ کیلئے چند عہدیداروں سے باہمی بات چیت کے ذریعے ان کے مسائل حل کرنا ان کیلئے بھی آسانیاں پیدا کرتا ہے اور قانون اور رولز کے مطابق تمام امور نمٹانے کے طور طریقے ان قوانین میں درج کیے گئے ہیں کہ کوئی یونین اچانک سے ہڑتال نہیں کرسکتی اور نہ کوئی مالک اپنے کارخانے یا فیکٹری بند کرکے مزدوروں کو فارغ کرسکتا ہے اور ان معاملات میں محنت کش طبقے کو ٹریڈ یونینز ازم کی تعلیم و تربیت دینے سے ٹریڈ یونین کی قیادت میں پختگی اور سمجھداری سے کام کرنے کی اسکلز بڑھ جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ملک اور صوبوں میں اس وقت صنعتی امن برقرار ہے اور کسی بھی جگہ کسی بڑی ہڑتال کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے بلکہ بات چیت کے ذریعے مسائل حل ہو رہے ہیں۔ اداروں کی انتظامیہ اور یونینز کے مابین کسی بھی مسئلے پر اختلاف کی صورت میں لیبر کورٹ، لیبر اپیلیٹ ٹریبونل اور وفاق سطح پر نیشنل انڈسٹریل ریلیشن کمیشن (این آئی آر سی) میں معزز جج صاحبان فریقین کے درمیان اختلافات اور تنازعات کے فیصلے کرتے ہیں۔ گزشتہ عرصے صوبہ بلوچستان میں پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی 2 ٹریڈ یونینز کے عہدیداروں کے درمیان اختلاف اور تنازعہ پیدا ہوا جس کے بعد معاملہ عدالت عالیہ بلوچستان تک پہنچا اور عدالت عالیہ بلوچستان نے تنازعے کو سننے کے بعد قرار دیا کہ جن اداروں پر Balochistan Employees' Efficiency and Discipline Act لاگو ہے ان اداروں میں یونینز کیسے بن گئیں اور ایسی یونینز غیر قانونی ہیں اور رجسٹرار ٹریڈ یونینز بلوچستان کو حکم دیا گیا کہ وہ ایسی یونینوں سے متعلق فیصلہ کریں اور رپورٹ رجسٹرار ہائی کورٹ بلوچستان کو دیں۔ عدالت عالیہ بلوچستان کے اس حکم پر حکومت بلوچستان نے قانون، رولز اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلوں کو دیکھے اور کسی یونین کو سنے بغیر 62 یونینز کی رجسٹریشن رجسٹرار ٹریڈ یونینز بلوچستان کے ذریعے منسوخ کردی۔ جس پر پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی دونوں یونینوں کے عہدیداروں نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں پٹیشن دائر کی اور کئی کنفیڈریشنوں، فیڈریشنوں اور یونینوں نے بھی سپریم کورٹ جانے کا فیصلہ کیا لیکن آل پاکستان ورکرز کنفیڈریشن کی قیادت اور اس سے منسلک 2 یونینوں ایگریکلچر انجینئرنگ ایمپلائز یونین (سی بی اے) اور لائیو اسٹاک پیپلز ورکرز یونین (سی بی اے) نے پہلے عدالت عالیہ بلوچستان میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی اور نظر ثانی کی درخواست پر عدالت عالیہ بلوچستان کا فیصلہ آنے کے بعد بلوچستان انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ 2010- کے تحت فرسٹ لیبر کورٹ کوئٹہ میں قانون کی مروجہ دفعات کے مطابق یونینز کی بحالی کی درخواست دی۔ فرسٹ لیبر کورٹ نے رجسٹرار ٹریڈ یونینز کے ایکشن کو ماورائے قانون قرار دیا لیکن درخواست مسترد کردی جس کے بعد ان دونوں یونینز نے نظر ثانی کیلئے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کوئٹہ کی عدالت میں نظر ثانی درخواست دائر کی جس پر لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے معزز جج ظہور احمد مینگل نے فریقین کے وکیلوں کے دلائل قانون اور عدالتی فیصلوں کے مطابق سننے کے بعد فرسٹ لیبر کورٹ اور رجسٹرار ٹریڈ یونینز بلوچستان کے فیصلوں کو غیر موثر قرار دے کر پٹیشنز کو رجسٹرار ٹریڈ یونینز بلوچستان کے پاس دوبارہ بھیج کر قانون کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم جاری کیا۔ اس طرح لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے معزز جج ظہور احمد مینگل نے قانون کے مطابق مزدوروں کو انصاف فراہم کرکے کئی مہینوں سے صوبہ بلوچستان کے مزدوروں میں پائی جانے والی بے چینی کا سدباب کرکے عدلیہ پر مزدوروں کے اعتماد کو بڑھایا۔ اس اہم کیس کی پیروی مزدوروں کے وکیل اعظم جان زرکون ایڈوکیٹ نے کی جو فیس کے بجائے مزدوروں کی مدد کو اپنا مقصد سمجھتے ہیں۔ مزدوروں کیلئے انصاف کی ابتداء نیک شگون ہے۔ عدالتیں ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی پکار پر ایکشن لیتی ہے اور اس وقت ملک میں جاری طبقاتی سوچ اور اپروچ نے جس طرح بالائی طبقے کو طاقتور بناکر ملک کے 95 فیصدی پسے ہوئے غریب طبقات کو غلاموں کی زندگی گزارنے پر مجبور کیا ہے ایسے ماحول میں اس طرح کے فیصلوں سے غریب اور محنت کش طبقے کے حوصلے بلند ہوگئے ہیں اور انہیں امید ہے کہ عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کے مطابق باقی ماندہ 60 یونینز کی رجسٹریشنز بھی جلد بحال کی جائیں گی اور انہیں بین الاقوامی قوانین، ملکی آئین اور قانون کے مطابق تسلیم شدہ حق کے تحت اپنے حقوق کے دفاع کیلئے کام کرنے دیا جائے گا۔ مزدوروں کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان جسٹس آصف سعید کھوسہ کے بیان کے مطابق آج کی عدلیہ 2009ء سے پہلے کی عدلیہ نہیں ہے اور اس عدلیہ میں اس بات کو اولیت حاصل ہے کہ مظلوموں کی دادرسی کی جائے اسی طرح صوبہ بلوچستان کی عدالت عالیہ میں چیف جسٹس جمال خان مندوخیل کی سربراہی میں عدلیہ اور ماتحت عدلیہ انصاف کی فراہمی کیلئے آئین اور قانون کے مطابق مظلوموں، غریبوں اور محنت کشوں کو انصاف کی فراہمی کے مقاصد کو پورا کرکے دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں گے۔

کوئٹہ میں رہزنی کے واقعات میں اضافہ

صوبائی دارالحکومت میں امن وامان کی صورتحال دن بدن خراب ہوتی چلی آرہی ہے فرنٹیر کور ایگل سکواڈ' آر آر جی اور عام پولیس کے گشت کے باوجود صورتحال میں بہتری نہیں آرہی اس میں سردی کی وجہ سے گشت میں کمی ہے امن وامان کی صورتحال نصف شب کو ہونی والی وارداتوں سے خراب ہوتی ہے پھر خصوصاً کیسکو کی رات بارہ بجے سے صبح تک مختلف علاقوں میں لوڈشیڈنگ سے جرائم پیشہ افراد کو پورا موقع ملتا ہے خصوصاً کلی جیو' کرانی روڈ' کلی قمبرانی اور سریاب کے علاوہ کلی شابو' کلی برات' سمنگلی کے علاقوں میں نصف شب کے بعد مسلح چور اور راہزن بڑی بڑی گاڑیوں گاڑیوں میں گھومتے ہیں اور راستے میں پیدل اور موٹر سائیکل کے علاوہ چھوٹی گاڑیوں کو لوٹتے ہیں موقع ملتا ہے تو وہ گھروں اور دکانوں میں واردات کرنے سے نہیں چونکتے ان حالات نے شہریوں کا جینا حرام کردیا ہے ضلعی انتظامیہ اور آئی پولیس اس جانب خصوصی توجہ دیں اور فرنٹیر کور جس کو امن و امان کے لئے مستقل طور پر کوئٹہ میں رکھا ہے صرف دن کے وقت گاریوں اور موٹر سائیکلوں کے گشت کے لئے تو کروڑوں روپے خرچ کرکے نہیں رکھا ہے انہیں لمبی گاڑیاں اور وسائل دیئے گئے ایگل اسکواڈ اور آر آر جی یہ تمام ادارے بھی شہر کے اردگرد کے علاقوں میں گشت کریں اور ایسے سماج دشمن عناصر کا قلع قمع کریں جس کی وجہ سے شہریوں کا جان و مال اور عزت محفوظ نہیں ہے یہ بھی ضروری ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار شریف شہریوں کو تنگ نہ کریں بااثر افراد کو چھوڑ کر عام شریف شہریوں کے خلاف کارروائی کرکے اپنا کوٹہ پورا نہ کریں کیونکہ کریمنل (جرائم پیشہ) افراد کو پولیس اور دیگر ادارے شکل سے ہی پہچان سکتے ہیں بڑی بڑی گاڑیوں میں رات کے بارہ بجے کے بعد لوڈشیڈنگ کے دوران گھومنا کسی مقصد سے خالی نہیں انتظامیہ نواحی علاقوں میں ان اوقات میں لوڈشیڈنگ بھی نہ کرانے کی کوشش کرے اس سے بھی کافی حد تک جرائم میں کمی آئے گی۔

"گیدڑ سنگھی" کا حامل سیاسی ٹولہ

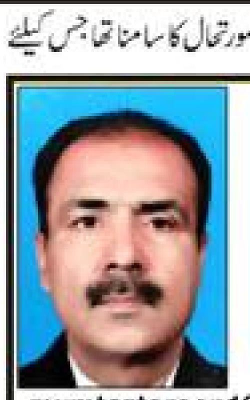

مورچہ
☆☆☆
ممتاز ترین
mumtaztareen19@gmail.com

آزادی وہ نعمت ہے جس کی خواہش انسان سمیت چرند و پرند کو پسند ہے چرند و پرند آزادی کیلئے موقع ڈھونڈتے ہیں انہیں اپنی آزادی کے سلب ہونے کا خطرہ انسان سے ہے جبکہ انسان ہر روپ اور ہر رشتے اور ہر حیثیت میں آزادی چاہتا ہے بے شک آزادی ہی سب سے بڑی نعمت ہے مگر اسے کب تک اور کس حالت تک برقرار رکھا جاسکتا ہے یہ اسی پر منحصر ہے برصغیر میں مسلمانوں نے آزادی کیلئے تحریک چلائی اور اس کے نتیجے میں بے شمار قربانیاں دیکر آزادی حاصل کی گئی اور پاکستان بنا جس میں مسلمانوں کو ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل تھی چین ہمارے ایک سال بعد جبکہ ہمارا ایک بازو بنگلہ دیش 23 سال بعد بنا آج چین دنیا کی ایٹمی طاقت ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے بڑی معاشی طاقت بھی ہے بنگلہ دیش کی حالت بھی ہم سے بھی بہتر ہے اس کی وجہ انسان کی بنیادی آزادی ہے چین میں ڈکٹیٹر شپ ہے جبکہ بنگلہ دیش میں آپ ایک اچھی جمہوریت کہہ سکتے ہیں یہاں میری اچھی جمہوریت سے مراد عوام کی حکمرانی ہے بھارت جو ہمارے ساتھ ہی آزاد ہوا تھا اس میں بھی جمہوریت ہے مگر پاکستان میں جو جمہوریت ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ حقیقی جمہوریت ہے۔ 72 سالوں میں تقریباً نصف سے زیادہ عرصہ فوجی حکمرانی میں گزر گیا جبکہ باقی عرصہ ان کی نگرانی میں گزر رہا ہے یعنی حکمرانی اصل میں سول و فوجی اسٹیبلشمنٹ کے پاس رہی الیکشن میں انہی کا عمل دخل رہا صرف 1970ء کے عام انتخابات منصفانہ تھے جس پر کسی کو اعتراض نہ تھا اس کے علاوہ آج تک کوئی الیکشن منصفانہ نہیں کہلائے گئے آزادی کے بعد ملک کی قدآور سیاسی شخصیات اس دنیا سے رخصت ہوگئیں اور پاکستان کی سیاست دو دھڑوں میں تقسیم ہوگئی ایک دھڑا پرانے سیاستدانوں کی نسل پر مشتمل جبکہ دوسرا دھڑا اسٹیبلشمنٹ کا مسلط کردہ ہے اربوں روپے خرچ کرکے الیکشن ہوتے رہے۔
عوام نے ووٹ ڈالے مگر رزلٹ عوام کی خواہش کے کبھی نہیں آئے اگر کسی الیکشن میں کوئی جماعت واضح اکثریت حاصل کرکے حکومت بناگئی تو طالع آزماؤں کی مداخلت سے نہ صرف حکومت ختم ہوگئی بلکہ منتخب وزیراعظم کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا بعد ازاں پھر دو تہائی اکثریت سے حکومت بنی تو منتخب وزیراعظم کو جلاوطن کرکے اقتدار پر قبضہ کرلیا گیا اس کے بعد صرف پیپلز پارٹی کی حکومت کو بے نظیر بھٹو کی شہادت کے بعد سادہ اکثریت ملی اس عرصے میں اس نے جمہوریت کو مضبوط بنانے کیلئے آئین میں آمروں کی جانب سے کی گئی ترامیم کو ختم کیا جس میں 58(2) بی شامل ہے ساتھ ساتھ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ بااختیار بنانے کے لئے اٹھارویں ترمیم کی گئی اس کے بعد الیکشن 2013ء ہوئے ایک بار پھر سول حکومت دو تہائی اکثریت کے ساتھ برسراقتدار آئی اس حکومت کو بھی دہشت گردی توانائی کے بحران اور امن وامان جیسی سنگین صورتحال کا سامنا تھا جس کیلئے اس نے جیسے بھی ممکنہ کوششیں کیں مگر اسٹیبلشمنٹ کو بااختیار حکومت کبھی بھی قبول نہیں تھی اور حکومتی معاملات میں اس کی مرضی چلتی تھی جس کی وجہ سے اقتدار کے ایوانوں میں اختیارات کی جنگ جاری رہی 1977ء کے الیکشن کے بعد جتنے بھی الیکشن ہوئے ہر الیکشن میں ایک کنگ پارٹی میدان 1985ء میں آئی غیر جماعتی الیکشن کے بعد مسلم لیگ بنائی گئی پھر آئی جے آئی۔ اس کے بعد مسلم (ج) بعد ازاں مسلم لیگ کے کئی دھڑے ہوگئے ایک دھڑا مسلم لیگ (ق) کے نام کے ساتھ برسراقتدار آیا ایک مسلم لیگ (ن) بن گیا یہاں یہ واضح کردوں کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف کو بھی اسٹیبلشمنٹ سامنے لائی پہلے پنجاب کا وزیر خزانہ، پھر وزیراعلیٰ بنایا گیا۔ پاکستان عوامی اتحاد بھی بنا۔ متحدہ مجلس عمل بھی وجود میں آئی جنہیں جمہوریت کے نام پر استعمال کیا گیا شوکت عزیز کے بعد اسٹیبلشمنٹ کو ایسا وزیراعظم نہیں ملا جو ان کی مرضی اور اشارے پر چلے کیونکہ میدان میں صرف دو بڑی جماعتیں باقی رہ گئی تھیں۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ جن کی جڑیں عوام میں مضبوط ہوچکی تھیں ان کے مقابلے پر تیسری قوت کو میدان میں لایا گیا ہے تحریک انصاف کی شکل میں 2013ء کے الیکشن میں اسے سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا 2013ء کے الیکشن کے بعد پاکستان کی سیاست میں ایسی غلاظت پیدا ہوئی کہ ملک کے عوام حکمرانوں اور سیاستدانوں کی زبان سے گندے الفاظ سن کر اپنے کان پکڑنے لگے موجودہ دور حکومت میں آپ سیاست میں شائستگی کو بھول جائیں گے رجہ بازار راولپنڈی اور موچی دروازہ لاہور پر ٹھیلے والے جو آوازیں لگاتے ہیں اور زبان استعمال کرتے ہیں وہ آوازیں اور زبان آج ہمارے سیاستدانوں کے پاس ہے کسی کی پگڑی اچھالی جارہی ہے
کسی کے نام بگاڑے جارہے ہیں بیوی اور بیٹی تک پر فحش الزامات لگائے جارہے ہیں اور اس حد تک ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے کہ یہ سب کچھ ٹیلی ویژن چینلز پر دکھا کر گھر گھر میں بچے بڑے اور خواتین کو سیاستدانوں کی اوقات بتائی جارہی ہے کہ ہم کون ہیں اور ہمارا تعلق کس نسل سے ہے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے دعویدار دنیا کے سب سے بڑے جاہل نظر آرہے ہیں پارلیمنٹ نام کی پارلیمنٹ نظر آرہی ہے جو بھی اجلاس ہوتا ہے وہ گالم گلوچ اور ایک دوسرے کے کپڑے اتارنے پر ختم ہوجاتا آج پاکستان کی سیاست سے پارٹی اور شخصیات کا تقریباً خاتمہ ہوگیا ہے اور اگر نئی نسل سے پوچھا جائے تو وہ یا تو ڈانس اور گالیوں کا ذکر کرے گی یا پھر "یوٹرن" "ڈیزل" "آل شریف" "شوباز" "پیرنی" "قطری شہزادہ" اور "مافیا" جیسے نام بتائے گی کیونکہ ہماری سیاست سے شرافت اور شائستگی ختم ہوگئی ہے صرف کیچڑ اچھال کر ایک دوسرے کو بدنام کرنا ہی سیاست بن گیا ہے سب سے زیادہ دلچسپ اور افسوسناک بات یہ ہے کہ ان بڑی بڑی جماعتوں نے باقاعدہ ایک ایک چینل تیار کر رکھا ہے جو ٹیلی ویژن پر بیٹھ کر نہ صرف ایک دوسرے کے خلاف گندی زبان تک استعمال کرتے ہیں بلکہ درجنوں مرتبہ براہ راست "ٹاک شوز" میں اٹھ کر ایک دوسرے کو گریبان سے پکڑا گیا۔ تھپڑ مارے گئے، گالیاں دی گئیں، ہاتھاپائی کی گئی کیا ان افراد کو انہی سیاستدانوں اور جماعتوں نے ٹکٹ نہیں دیئے ملک میں فوجی حکمرانی کا اب تصور ویسے بھی نہیں ہے ایسی صورت میں سیاستدان کیا ایک دوسرے پر گولے برساتے رہیں گے ہر جماعت اپنا وقت جھوٹ اور انتقام لیکر پورا کرے گی ملک اور عوام کی حالت اسی طرح رہے گی کیا ترکی کے صدر طیب اردوان ایک پاپولر لیڈر نہیں ان کا والد آج بھی لوہا پگھلانے والی چھوٹی سی بھٹی چلا کر محنت کر رہا ہے ملائشیاء کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کبھی یوٹرن لیا یہ ایسے لیڈر ہیں جنہوں نے اپنے کردار اور عمل سے ثابت کیا کہ وہ اپنے ملک اور عوام کے خیر خواہ ہیں کوئی ایسی بات یا فیصلہ نہیں کرینگے جس سے واپس پیچھے ہٹنا پڑے بھارت اور بنگلہ دیش کو تو چھوڑیں سیاستدانوں کی اتنی جگ ہنسائی تو افغانستان جیسے شورش زدہ ملک میں بھی نہیں ہے مگر ہم نے صرف ایک کام سیکھا ہے کہ اقتدار حاصل کرو بے شک کٹھ پتلی کی شکل میں آئے یا پھر گندی اور گری ہوئی زبان اور نعرے لگا کر ملے، نہ کوئی ملک سے مخلص ہے اور نہ ہی قوم سے سب ایک دوسرے پر جھوٹے الزامات لگارہے ہیں کیونکہ کسی کے پاس کام کرنے کی صلاحیت نہیں ہے تو کوئی انتہائی نالائق اور کرپٹ ہے صرف ایک ٹولہ ایسا ہے جو انتہائی ذہین ہے اور یہ وہ ٹولہ ہے جو ہر کھانچے میں فٹ ہوجاتا ہے پیپلز پارٹی ہو مسلم لیگ (ق) ہو فوجی ڈکٹیٹر ہو مسلم لیگ (ن) ہو یا تحریک انصاف اس ٹولے کے پاس وہ "گیدڑ سنگھی" ہے جس کی وجہ سے وہ ہر حکومت کا اہم حصہ ہوتے ہیں ملک کو لوٹ کر سب سے زیادہ "پارسا" بھی یہی لوگ ہوتے ہیں سیاسی جماعتوں اور اسٹیبلشمنٹ کو بھی یہی لوگ گمراہ کرتے ہیں اور جمہوریت کی جڑیں کھوکھلی کرنا ان سب کا بڑا مشغلہ ہے جب تک سیاسی جماعتیں اس قسم کے موقع اور مفاد پرست لوگوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرلیتیں نہ تو سیاست میں شائستگی آسکتی ہے اور نہ ہی آپ کی پارلیمنٹ کو وہ عزت وتوقیر ملے گی جس کی وہ حقدار ہے۔

Small & medium enterprises to get priority for loans: PM

ISLAMABAD: Prime Minister Imran Khan on Friday said the government was pursuing its agenda of promoting small and medium enterprises (SMEs) by providing loans, ensuring the ease of doing business and reshaping its policies.

Addressing a ceremony to distribute cheques among beneficiaries of business loans under the Youth Entrepreneur Scheme, the prime minister said the SMEs were the backbone of every economy that created most employment opportunities.

The prime minister said around one million applications had been received within 15 to 20 days which manifested people's interest in the scheme. The utmost effort had been made to make the scrutiny process fully transparent and merit-based, he said, adding it was pleasing that around 190,000 women had also applied for loans.

He said it was among the government's responsibilities to create an atmosphere for jobs creation by removing all impediments in the course of establishing businesses.

Imran says 1m applications within 20 days manifest people's interest in scheme

He said owing to a merit-based and transparent system in the United Kingdom, the Pakistani expatriates had joined the textile industry of Manchester as labourer and within a decade they purchased industries there. But the same people could not excel in Pakistan as the old mindset and practices here did not allow businesses to flourish. However, he added, the incumbent government was in the process to do away with all such policies.

The prime minister told the gathering that only societies with passion and merit could progress in different fields, including sports, regardless of their size and population.

The government, he said, was making all-out efforts to bring the ease of doing business to exploit the true potential of the country, particularly by protecting the interests of the SMEs.

He said the SMEs always needed financial support from the government, which was being extended as the sector had faced neglect in the past.

The prime minister said the government's efforts for bringing the ease of doing business were coming to fruition as the World Bank had also upgraded Pakistan's ranking by 28 points on that account.

He said it was pleasing that some applicants had also got loans to execute tourism projects which could pay dividends within a shortest period. The number of tourists was increasing as people visiting tourist spots shared their photos on social media which attracted others to those venues.

Mr Khan said considering the growing number of tourists, the people of the areas concerned had opened up small guest houses or rented some portion of their own houses to earn money.

He said a new era was about to start in the country's tourism sector. He urged the youth to exploit the potential to uplift the country.

He asked Usman Dar, Special Assistant to PM on Youth Affairs, to invite him again for the second phase of cheques distribution as he always felt pleasure by seeing the youth setting up their businesses to achieve financial independence.

The prime minister distributed cheques among successful candidates who had applied for business loans from across the country and wished them good luck for their future business plans.

بقیہ۔۔۔حکومت بدعنوانی کے مکمل خاتمے کیلئے سنجیدہ ہے، جام کمال

کے تحت مختلف قوم، قبیلوں اور معاشروں میں تقسیم ہیں جہاں ہر معاشرہ اپنا ایک نظام بناتا ہے، اسلام نے ہمیں ایک مکمل ضابطہ حیات دیا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ایک بہترین معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے، قدرت کا نظام بھی انصاف اور توازن پر قائم ہے جن معاشروں میں انصاف نہیں ہوتا ان میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی ہفتہ انسداد بدعنوانی کی مناسبت سے اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ بلوچستان کے زیراہتمام نیب کے اشتراک سے منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا، صوبائی مشیر عبدالخالق ہزارہ، چیف سیکریٹری بلوچستا فضیل اصغر، ڈی جی نیب بلوچستان فرمان اللہ خان، ایڈیشنل آئی جی پولیس اکرم نعیم بھروکہ، صوبائی سیکریٹریز اور دیگر حکام بھی سیمینار میں شریک تھے، وزیراعلیٰ نے اپنے تفصیلی خطاب میں کہا کہ یہ ایک افسوس ناک امر ہے کہ ہم کسی مسئلے اور مرض کی تشخیص سے پہلے ہی نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں اور فیصلہ سازی میں مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں جس سے نظام بری طرح متاثر ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں نظام میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے جو بظاہر آسان نہیں لیکن اگر صحیح فرد صحیح مقام پر کام کرے گا تو امور کی انجام دہی میں بہتری آنا شروع ہو جائے گی، وزیراعلیٰ نے کہا کہ لوگوں کو ضروریات زندگی اور بنیادی سہولیات کی فراہمی سے سماجی اور معاشی طور پر ایک مثالی معاشرے کی تشکیل ممکن ہے، انہوں نے کہا کہ مثالی معاشروں

میں قانون کی عملداری سب کے لئے یکساں طور پر ہوتی ہے اور نظام ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ معاشروں میں اچھائی اور برائی ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن جہاں بے انصافی اور معاشرتی ناہمواری میں اضافہ ہوتا ہے وہیں سے بدعنوانی اور بے چینی کا آغاز ہوتا ہے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ جب ہم اپنے ذاتی امور کی انجام دہی میں کمال ڈھونڈتے ہیں تو پھر حکومتی امور کی انجام دہی میں بھی پرفیکشن کیوں نہیں لائی جاتی، انہوں نے کہا کہ فیصلہ سازی میں جلد بازی، سمجھوتے اور ذاتی پسند ناپسند سے میرٹ کی پامالی ہوتی ہے، انہوں نے کہا کہ میرٹ کو یقینی بنانے اور توازن برقرار رکھنے کے لئے جزا اور سزا کے تصور کو عملی جامہ پہنانا ضروری ہے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بدعنوانی کا خاتمہ بھی نظام کی بہتری کے ذریعہ ہی ممکن ہے، مغرب میں بدعنوانی میں کمی نظام کی بہتری کے ذریعہ ہی لائی گئی ہے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہماری ضروریات اور معاشرتی تقاضے مختلف ہیں عوام کی حکومت اور اداروں سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں جن پر پورا اترنا ضروری ہے جس کی بنیادی شرط انصاف کا قیام اور معاشرتی ناہمواری کا خاتمہ ہے، انہوں نے کہا کہ جب سمت صحیح نہ ہو تو ہم غیر متعلق امور میں اپنی صلاحیتیں ضائع کرتے ہیں، نظم وضبط کا قیام حکومت کی ذمہ داری ہے، سینئر افسروں کا فرض ہے کہ وہ نظام کو بہتر بنائیں اس طرح ان پر بھی دباؤ کم ہوگا اور انہیں سمجھوتے نہیں کرنے پڑیں گے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ معاشرے میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو معاشرتی فرق کی وجہ سے سیاستدانوں اور صاحب حیثیت لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔ اگر اس فرق میں کمی نہ لائی گئی تو اس کے نتائج خطرناک بھی ہو سکتے ہیں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بدعنوانی کی روک تھام کے لئے بتدریج اصلاحات لائی جائیں گی جن کے ذریعہ بہتری کا عمل شروع ہو جائے گا، وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ ہم سب کی اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے کہ معاشرے سے بدعنوانی کا خاتمہ کرتے ہوئے ایک بہتر نظام قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں، حکومت بدعنوانی کے مکمل خاتمے کے لئے سنجیدہ ہے اور حکومتی کوششوں سے بڑے پیمانے اور سطح پر بدعنوانی کم ہوئی ہے، اب ہم نچلی سطح پر بھی بدعنوانی کے خاتمے کی جانب آئیں گے، سیمینار سے چیف سیکریٹری بلوچستان فضیل اصغر، ڈی جی نیب فرمان اللہ خان، ایڈیشنل آئی جی پولیس اکرم نعیم بھروکہ، سماجی شعبہ کی نمائندہ فاطمہ اقبال خان اور انسانی حقوق کی تنظیم کے نمائندہ نے بھی خطاب کیا جبکہ ڈائریکٹر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ایاز احمد بلوچ نے سپاسنامہ پیش کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

ریلوے اسٹیشن	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن	2664040
قائد آباد پولیس اسٹیشن	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن	92111050
پولیس الفت	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن	9211080
بروری پولیس اسٹیشن	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن	2460190
ایمرجنسی سینٹر	15
ایمرجنسی سینٹر (A)	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B)	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن	9202730
کرائمز برانچ	9201418
صدر پولیس اسٹیشن	9201435
ٹریفک ایمرجنسی	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن	9211707
سی آئی اے	9202253
ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن	9202027
ریونیو آفس سریاب	9211341
سب ڈویژن کرانی	2442834
کچلاک سب ڈویژن	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس	9201459
بروری سب ڈویژن	2828400
زرغون آفس	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ	9202003

پی آئی اے

انکوائری	117
ایکس چینج	9201993/9202632
ریزرویشن	9201066
ایئرپورٹ انکوائری	114
ایکسچینج	9203873
ایئرپورٹ ایکسچینج	2880213/6
فریٹ	2880028

ہسپتال

ایدھی سینٹر	2830861/115
عمر فاؤنڈیشن	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس	9202017
سول ہسپتال ایکسچینج	9202017
کرسچن ہسپتال	2842697
وفاقی میڈیکل سینٹر	9211636
ہیلپر آئی ہسپتال	9211087
ریلوے ہسپتال	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینیٹوریم	2853618
چلڈرن ہسپتال	2823705/11
مائیلو شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال	2447183
ایل آر پی ٹی	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال / ایمرجنسی	137
بی ایم سی	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ	2841118/920264
سرکلر روڈ	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ	9201629

واسا شکایات

ایکسین	9211612
سب آفس مالی باغ	9202299
کواری روڈ	9202846
ایوب اسٹیڈیم	9202708

ٹیلی فون

ہیلپ لائن	1236
شکایات	1218
بلنگ ہیلپ لائن	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر	9202626
ریڈیو پاکستان	9202393
کوئٹہ پریس کلب	2821731
بلوچستان بورڈ	9202791

ہماراکام انصاف ہے، جہاں تک پہنچے

رپورٹ: عارف محمود رانا

وفاقی محتسب جناب سید طاہر شہباز کی بہترین حکمت عملی اور ہدایات کی روشنی میں عوام کو مفت اور فوری انصاف کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے ، وفاقی محتسب سیکرٹریٹ پاکستان میں واحد ادارہ ہے جہاں عام شہری کو مفت اور فوری انصاف فراہم کیا جاتا ہے، کسی بھی شکایت گزار کا ایک روپیہ تک خرچ نہیں ہوتا اور گھر بیٹھے انصاف مل جاتا ہے، رقبے کے لحاظ سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں جہاں کوئی محکمہ نہیں پہنچ سکتا یا وفاقی محکموں کی رسائی ممکن نہیں ہے، وہاں بھی وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی ہدایت پر وفاقی محتسب ریجنل سیکرٹریٹ کے افسران نے پہنچ کر عوام کو ان کے حقوق اور سستے اور فوری انصاف سے آگاہی کا سلسلہ شروع کیا، جس کے ذریعے صوبے کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے غریب عوام جو بھاری فیسیں ادا نہ کر سکنے کے باعث اپنے قانونی حق سے محروم رہتے تھے ان کے بھی گھر بیٹھے مسائل کا حل ممکن بنایا گیا ہے، وفاقی محتسب کے ادارہ پر اعتماد اور انصاف ملنے کے سلسلے نے شہریوں میں شعور اجاگر کیا ہے، بلوچستان کی پسماندگی اور دور دراز علاقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وفاقی محتسب نے تمام یونیورسٹیز (جامعات) میں Awareness campaign on role of Mohtasib پر طلباء، طالبات، فیکلٹیز اور ملازمین کیلئے خصوصی طور پر ہدایات جاری کریں۔ تاکہ ان اداروں کے طلباء و طالبات اور دیگر تدریسی عملہ اپنی درسگاہوں ہی میں مستفید ہوں ان ہدایات کی روشنی میں ریجنل آفس کوئٹہ نے باقاعدہ پروگرام ترتیب دیکر مختلف اعلیٰ تدریسی اداروں میں لیکچرز دینے اور پریزنٹیشن دینے کا اہتمام کیا۔ اس سلسلے کو بیوٹمز کے اعلیٰ تدریسی ادارے سے شروع کیا گیا اس پروگرام کا انعقاد محترم فاروق بازئی صاحب وائس چانسلر کے تعاون سے بڑے اعلیٰ پیمانے پر کیا گیا، جس میں ارباب سمیع، ڈائریکٹر بیوٹمز اور رجسٹرار اچکزئی صاحب نے انتہائی حد تک تعاون کیا اور انکی بھرپور کوششوں سے کثیر تعداد میں طلباء و طالبات، فیکلٹی ممبرز اور ملازمین نے بھرپور شرکت کی۔ شرکاء کو وفاقی محتسب کی جانب سے سرور بروہی ایسوسی ایٹ ایڈوائزر اور امیر محمد اسسٹنٹ رجسٹرار نے وفاقی محتسب کے کردار اور طریقہ کار کے بارے میں آگاہ کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سرور بروہی نے کہا کہ وفاقی محتسب عوام کی شکایات کی روشنی میں ان کے مسائل کے حل کے لئے کوشاں بلا معاوضہ انصاف کی فراہمی کے لئے ایک موثر ادارہ ہے جہاں بغیر کسی رکاوٹ کے نہ صرف شکایات سنی جاتی ہے بلکہ دائر درخواستوں پر قلیل مدت میں فیصلہ بھی کیا جاتا ہے، وفاقی محتسب جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا گیا ہے جہاں نہ صرف بالمشافہ بلکہ خط، ای میل، اور سوشل سائنس کے ذریعے باآسانی درخواست دی جا سکتی ہے، جائز شکایات پر فوری توجہ دیکر ان پر کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے اور ساٹھ دن کے ریکارڈ مدت میں شکایت سے متعلق فیصلہ بھی کیا جاتا ہے، وفاقی اداروں میں بدانتظامی، بدعنوانی اور ناقص کارکردگی سے متعلق شہری بغیر کسی جھجک کے رابطہ کریں ان کی شکایت کا نہ صرف ازالہ کیا جائے گا بلکہ اس عمل سے سرکاری محکموں کی کارکردگی میں بہتری لانے کے لئے ناگزیر اقدامات اٹھانے میں معاونت بھی مل جائے گی، وفاقی محتسب جناب طاہر شہباز بلوچستان پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں ان کی ہدایات پر ریجنل آفس کا عملہ تواتر کے ساتھ مختلف اضلاع کا دورہ کر رہا ہے تاکہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں کے بسنے والوں کی شکایات ان کی دہلیز پر سننے اور ازالے میں آسانی ہو۔

آخر میں سوالات و جوابات کا سلسلہ چلا جس میں ان افسران کے علاوہ ریجنل آفس کے حبیب سردار نے سوالات کے جواب دیئے، اسی طرح شرکاء مجلس کو محتسب کے بارے میں آگاہی دی گئی، شرکاء نے مختلف سوالات کئے جس میں یونیورسٹی کے Maladministration کے علاوہ کیسکو، سوئی سدرن گیس کمپنی اور پاسپورٹ آفسز کی کارکردگی کو خصوصی طور پر زیر بحث لایا گیا

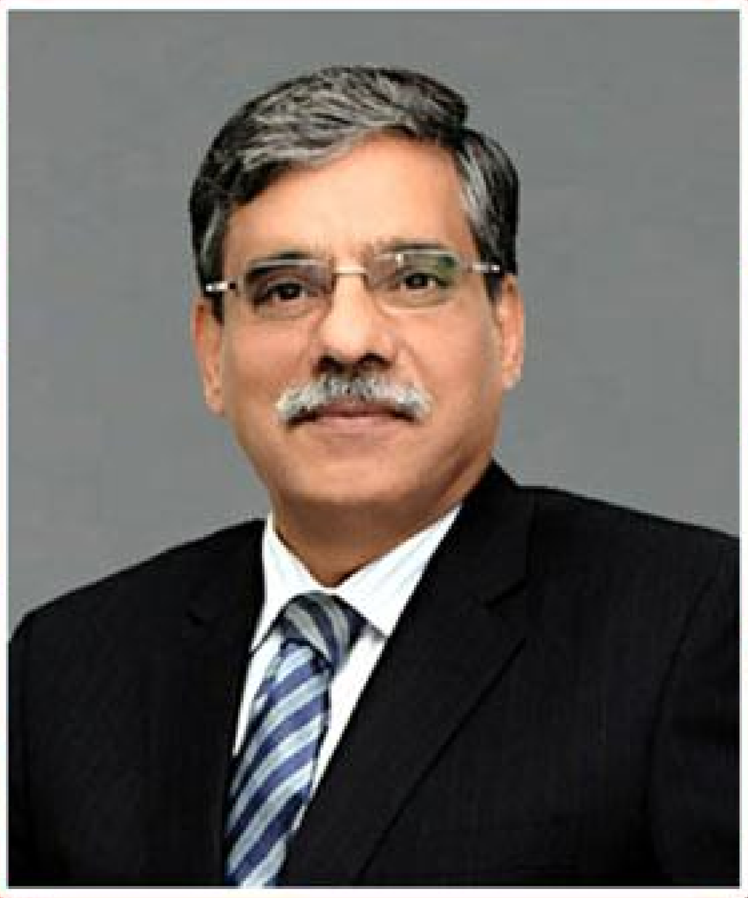

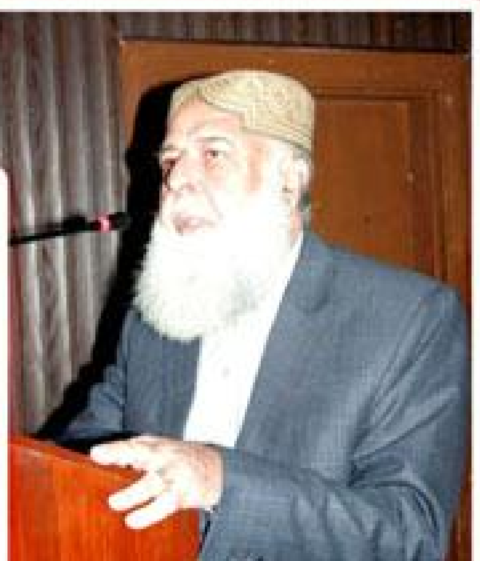

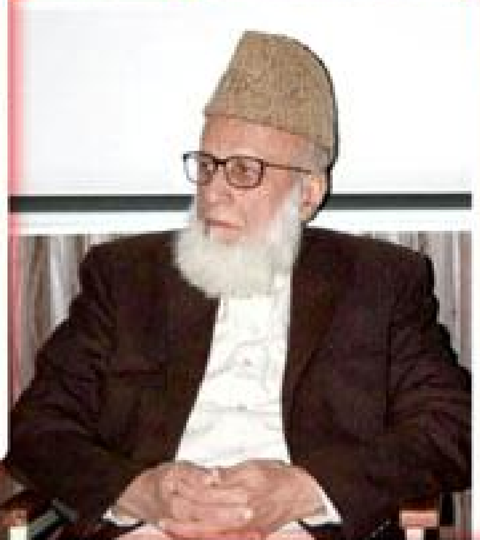

گیا۔ اور آخر میں شرکاء، وائس چانسلر اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا گیا اور یقین دہانی کرائی گئی کہ وفاقی محتسب غریبوں کا وکیل ہے جس کی نہ کوئی فیس ہے اور نہ ہی وکیل کا خرچہ، انصاف دہلیز پر اور وہ بھی مفت ملے گا۔

اسی طرح اس سلسلے کی دوسری کڑی کی تکمیل کیلئے الحمد یونیورسٹی کا انتخاب کیا گیا جس میں صرف فیکلٹی ممبرز اور انتظامیہ نے شرکت کی جن کو بریفنگ دی گئی اور وفاقی محتسب کے رول اور طریقہ کار کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ وفاقی محتسب اعلیٰ کے مشیر غلام سرور بروہی نے کہا کہ وفاقی محتسب کا مقصد عوام کو فوری اور سستا انصاف فراہم کرنا ہے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جتنی بھی شکایات موصول ہوتی ہیں ان پر فوری طور نوٹس لیکر مذکورہ افراد کو انصاف فراہم کریں وفاقی محتسب کی اہمیت اور افادیت کو عوام کے سامنے لانے کے لیے آگاہی مہم کے سلسلے میں کھلی کچہریوں کا آغاز کیا گیا تاکہ جو لوگ اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف تھانوں کچہریوں کے چکر کاٹتے ہیں وہ بلا تاخیر وفاقی محتسب کو اپنی شکایات درج کروائیں تاکہ ان کی شکایات کا ازالہ کر کے انصاف فراہم کیا جا سکے۔ وفاقی محتسب کے افسران نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 185 محکمے ہیں جن کے خلاف ہونیوالی شکایت کو دیکھنا اور غریبوں کو فوری انصاف فراہم کرنا ہمارا کام ہے،

انہوں نے کہا کہ غریب لوگ بڑی عدالتوں تک نہیں پہنچ سکتے اور وکیلوں کی فیسوں کو نہیں پہنچ سکتے، وفاقی محتسب غریبوں کا ایک وکیل بن کر ان کے مسائل کا حل کرتا ہے، وفاقی محتسب کے مشیر غلام سرور بروہی نے کہا کہ محتسب عدالتوں کا سلسلہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور سے رائج ہیں اور انہوں نے کہا کہ وفاقی محتسب نے لوگوں کے مسائل سننے اور حل کرنے کے لئے ایک بہترین سسٹم بنایا ہے جو کمپیوٹرائز ہیں لوگوں کے درخواست جیسے ہی موصول ہوتی ہیں اسے کمپیوٹرائز کیا جاتا ہے اور وفاقی محتسب ساٹھ دنوں کے اندر مسائل کی درخواست پر ان کا فیصلہ کر دیتی ہیں، انہوں نے کہا کہ اس آگاہی مہم کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں شعور پیدا کریں کے اپنے مسائل جلد حل کرنے کے لئے وفاقی محتسب سے رجوع کریں، انہوں نے کہا کہ اگر کسی کو بھی وفاقی اداروں بجلی، سوئی گیس، نادرا، پاکستان ریلوے، پاکستان پوسٹ آفس، بیت المال، پاسپورٹ آفس، علامہ اقبال یونیورسٹی اور دیگر وفاقی اداروں کے خلاف اگر آپ لوگوں کو کوئی بھی شکایت کرنی ہے اس کا آسان طریقہ اور بڑا سادہ ہے کوئی بھی شہری بذریعہ خط، ای میل یا اپنے قریبی مرکزی علاقائی دفتر میں اپنی شکایت درج کرا سکتا ہے، انہوں نے کہا کہ صوبائی محتسب صوبائی محکموں کی شکایت سنتا ہے اور وہی فیصلہ کرتا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمارا عدالتی نظام دوسری عدالتوں سے مختلف ہے وفاقی محتسب کے پاس جو بھی شکایت موصول ہونگی وہ کمپیوٹر میں رجسٹر کی جاتی ہیں اور درخواست موصول ہونے کی صورت میں موبائل فون کے ذریعے سائل کو میسج کے ذریعے آگاہ کیا جاتا ہے اور وفاقی محتسب اس بات کا پابند ہے کہ درخواست پر 60 کے اندر فیصلہ کیا جائے اور درخواست گزار کا مسئلہ حل کرایا جائے محتسب کے فیصلے کے خلاف صدر پاکستان کے پاس اپیل کی جا سکتی ہے جو 90 دن کے اندر اپنا فیصلہ سنانے کا پابند ہے، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سینکڑوں درخواستیں آتی ہیں اور ان درخواستوں کے گم ہونے کا کوئی اندیشہ

مفت انصاف کی فراہمی بلوچستان کے اعلیٰ درس گاہوں تک وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کا ایک انقلابی قدم

نہیں ہے کیوں کہ ہمارا سارا سسٹم کمپیوٹرائز ہے اور ان تمام درخواستوں اور کیسز کی اکھٹے سماعت کی جاتی ہے اور لوگوں کو فوری اور سستا انصاف فراہم کیا جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ جیلوں کے اندر بھی لوگوں کے ساتھ زیادتیاں ہوتی ہیں اس سلسلے میں بھی وفاقی محتسب سے شکایات درج کی جا سکتی ہیں۔ آخر میں تمام شرکاء اور یونیورسٹی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان کے ملازمین کے مسائل کے حل کیلئے یقین دہانی کرائی گئی۔

تیسری کڑی کی تکمیل کیلئے بولان میڈیکل یونیورسٹی کا انتخاب کیا گیا، وائس چانسلر جناب اچکزئی صاحب اور پرو، وی سی صاحب کی کوششوں سے انتہائی کامیاب پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ وفاقی محتسب کی ٹیم میں اسلام آباد سے تشریف لانے والے سینئر ایڈوائزر جناب محمد ثاقب خان بھی ہمراہ تھے، سرور بروہی، امیر محمد، حبیب سردار اور بلال شیخ نے یونیورسٹی کا دورہ کیا، وائس چانسلر سے ملاقات ہوئی اور بہت سارے معاملات پر وی سی صاحب کا نقطہ نظر معلوم کیا گیا۔ وفاقی محتسب کے رول کے بارے میں بریفنگ جناب محمد ثاقب خان صاحب نے دی۔ بعد ازاں پروگرام کا باقاعدہ آغاز Pro, V.C صاحب کی نگرانی میں کیا گیا اس میں شرکاء کی زیادہ تعداد طلباء و طالبات اور فیکلٹی ممبرز پر مشتمل تھا۔ علاوہ ازیں یونیورسٹی ملازمین کی کافی بڑی تعداد نے بھی اس میں شرکت کی۔ وفاقی محتسب کے رول کے علاوہ بہت ہی تفصیل سے مختلف اداروں میں Maladministration کے بارے میں شرکاء کو آگاہی دی گئی، غلام سرور بروہی اور امیر محمد نے شرکاء کو Presentation دی اور وفاقی محتسب کے دائرہ کار، اختیارات کے بارے میں بریفنگ بھی دی، شرکاء کو اب تک کی کارکردگی و کامیابیوں بارے آگاہ کیا گیا۔ اور مختلف کیسز کی ہسٹری بتا کر وفاقی محتسب کے احکامات سے مسائل کے حل ہونے تک کی تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ خصوصی طور پر کیسکو۔ سوئی سدرن گیس کمپنی، پاسپورٹ، یونیورسٹیز اور نادرا کے کیسز پر تفصیلا بات کی گئی۔ اس کے بعد جناب محمد ثاقب خان، سرور بروہی، امیر محمد اور حبیب سردار نے سوالات کے جوابات دیئے، اور آخر میں جناب ثاقب صاحب نے وی سی، پرو وی سی اور انتظامیہ کے علاوہ طلباء و طالبات اور فیکلٹی ممبرز کا دلی شکریہ ادا کیا اور وفاقی محتسب کے بارے میں ایک نیا نعرہ دیا" ہماراکام انصاف ہے، جہاں تک پہنچے" اس کیساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس یقین دہانی کے ساتھ کہ شرکاء اس پیغام کو گھر گھر پہنچائیں گے۔ اس طرح دوسرے لوگوں تک اس پیغام کو پہنچا کر خود بھی کار نیک میں شریک ہونگے اور غریب عوام کو بھی وفاقی محتسب سے Relief ملے گا۔ جنکی دعاؤں سے پیغام پہنچانے والے بھی سرفراز ہونگے۔